غزل

از جناب علی حسنین صاحب زیبا ایم - اے

ہجر میں عیش نظر کیا جانوں	شام کیا جانوں سحر کیا جانوں
دل ہے منزل میں نظر منزل پر	فتنۂ راہ ِگذر کیا جانوں
میں غبارِ رہِ پروانہ ہوں	منزلِ شمعِ سحر کیا جانوں
نگہ لطف ادھر کیوں آئی	میں یہ اندازِ نظر کیا جانوں
دل کے رستے پہ چلا جاتا ہوں	کششِ عیب وہنر کیا جانوں
سر اٹھانے کا بھی مقدور نہیں	نسبت سجدۂ و سر کیا جانوں
آہ کا فرض ادا کرتا ہوں	کب ہوں ممنونِ اثر کیا جانوں
آپ کے نورِ تبسم کی قسم	مطلع نورِ سحر کیا جانوں
میری آنکھوں میں لبی ہے شبِ غم	میں قیامت کی سحر کیا جانوں

دھیان ان کا بھی نہیں ہے زیبا
آج ہے دھیان کدھر کیا جانوں